سوال

(359) خاوند کا کتنے سال انتظار کرنا چاہیے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید نے ایک عورت سے نکاح کیا، اس کے دوسرے روز دوسرے ملک چلا گیا۔چھ برس انتظار کیا، نہ آیا نہ خرچ روانہ کیا۔چھ سال کے بعد زید کا پدر زید کے پاس بلانے کی غرض سے گیا، مگر نہ آیا اور نہ خرچ دیا اور نہ طلاق دیا۔ مجبور ہو کر زید کا پدر واپس آیا، جب سے دو برس کا زمانہ اور گزر گیا۔جملہ آٹھ برس گزرا۔ اب زید کی بیوی کیا کرے؟ نہ آتا ہے اور نہ خرچ بھیجتا ہے نہ طلاق دیتا ہے۔ عورت کہاں اپنی گزر بسر کرے؟ اب دوسرے شوہر سے نکاح کرے یا نہ کرے؟ جواب کتاب اللہ وسنت سے تحریر فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئولہ میں عورت مذکورہ اپنے ضلع کے صاحب جج کے یہاں استغاثہ پش کرے کہ اس قدر مدت سے میرے شوہر کی یہ حالت ہے کہ نہ میرے حقوق ادا کرتا ہے اور نہ مجھے طلاق دیتا ہے اور میں سخت ضیق میں ہوں، لہذا مستدعی ہوں کہ یا تو میرے شوہر سے میرے حقوق دلوا دیے جائیں یا مجھے طلاق دلوا دی جائے یا مجھ میں اور اس میں تفریق کر دی جائے۔ اگر صاحب جج اس صورت میں طلاق دلوا دیں یا تفریق کر دیں (جبکہ شوہر حقوق ادا کرنے سے قاصر ہو) تو عورت مذکورہ کی عدت گزر جانے کے بعد دوسرے شخص سے نکاح کر دیا جائے۔

وَلا تُمسِكوهُنَّ ضِرارًا لِتَعتَدوا وَمَن يَفعَل ذٰلِكَ فَقَد ظَلَمَ نَفسَهُ   ٢٣١ ... سورة البقرة

''اور انھیں تکلیف دینے کے لیے نہ روکے رکھو، تاکہ ان پر زیادتی کرو اور جو ایسا کرے، سو بلاشبہ اس نے اپنی جان پر ظلم کیا''

"وعن حکیم بن معاویة القشیري عن أبیه قال: قلت: یا رسول اللہ ما حق زوجة أحدنا علیه؟ قال: أن تطعمها إذا طعمت وتکسوھا"[1]

''حکیم بن معاویہ قشیری اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم پر بیوی کے کیا حقوق ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اسے کھلائے اور پہنائے''

"قال في ذکر النساء: ((ولھن علیکم رزقھن وکسوتھن بالمعروف))[2] (أخرجه مسلم)

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''اور تمھارے ذمے ان (عورتوں) کو اچھے طریقے سے کھلانا اور پہنانا ہے''

"حَدّثني أَبُوهُرَيْرَةَرَضِيَ اللَّهَ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النِّبِيُّ صَلّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلمَ: (أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَاتَرَکَ غِنًى، وَاليَدُ العُلْيَا خَيْرٌ مِنَ اليَدِ السَّفْلَى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ) تَقُولُ المَرْأَةُ: إِمَّا أَنْ تُطْعِمَنِي، وَإِمَّا أَنْ تُطَلِّقَنِي"[3]

''اوپر والا ہاتھ (خرچ کرنے والا) نیچے والا ہاتھ (مانگنے والے) سے بہتر ہے، تم میں سے کوئی (خرچ کی) ابتدا اس سے کرے جس کی کفالت کا وہ ذمہ دار ہے۔ اس کی بیوی کہتی ہے: مجھے کھانے پینے کو دو، وگرنہ مجھے طلاق دے دو''

"وعن سعيد بن المسيب فی الرجل لايجد ما ينفق علی اہلہ قال: يفرق بينهما اخرجه سعيد بن منصور عن سفيان عن ابی الزناد عنہ قال: قلت لسعيد: سنة "فقال: سنة' وہذا مرسل قوي وعن عمر رضی اللہ عنہ انہ کتب الی امراء الاجناد فی رجال غابوا عن نسائهم ان ياخذوهم بان ينفقوا او يطلقوا الحديث" (اخرجه الشافعی ثم البيهقی باسناد حسن بلوغ المرام)[4]

سعید بن المسیب سے اس آدمی کے متعلق روایت ہے، جو اپنے اہل پر خرچ کرنے کو مال نہیں پاتا ہے، چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔ اس کو سعید بن منصور نے سفیان سے بیان کیا ہے، انھوں نے ابوالزناد سے روایت کیا ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے سعید بن المسیب سے پوچھا: کیا یہ سنت ہے؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں سنت ہے۔ یہ قوی مرسل ہے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے امرائے عساکر کی طرف ان مردوں کے بارے میں لکھا، جو اپنی عورتوں سے غائب ہیں کہ وہ نفقہ دیں یا طلاق دیں''

---

[1]۔ سنن ابی داود رقم الحدیث (2142)

[2]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث (1218)

[3]۔ سنن دار قطنی (295/3)

[4]۔ بلوغ المرام (1158) نیز دیکھیں سن سعید بن منصور (55/2)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والخلع، صفحہ: 565

محدث فتویٰ